© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نئے فارغ ہونے والے فضلاء سے چند گذارشات

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ
صدر: وفاق المدارس العربیہ پاکستان

ملک بھر کے دینی مدارس کا تعلیمی سال اختتام پذیر ہے، گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی ملک کے دینی مدارس سے الحمدللہ ہزاروں علماء اپنا تعلیمی دورانیہ مکمل کر کے عملی میدان میں قدم رکھ رہے ہیں، اسی طرح سارے ملک میں خواتین کے دینی مدارس سے بھی ہزاروں کی تعداد میں عالمات نے دینی نصاب کی تکمیل کرلی ہے۔

اس پُرفتن دور میں، اللہ جل شانہ نے جن خوش نصیبوں کو علومِ نبویہ کے حصول اور علماء و دینی مدارس سے وابستگی کی توفیق عطا فرمائی ہے، یہ ان کی سعادت مندی کی علامت ہے، اس نعمت و سعادت مندی کی جتنی قدر کی جائے کم ہے اور اس کی قدردانی کی سب سے اہم اور اساسی شکل یہ ہے کہ ان الٰہی تعلیمات اور نبوی ہدایات کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنایا جائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پُرنور سنتوں سے اپنے اعمال اور معمولاتِ زندگی کو اس طرح آباد کیا جائے کہ نئے دور کی تاریکیوں میں بھٹکنے والوں کی بھی، اس مشعلِ راہ کی طرف رہنمائی ہو۔

آج تہذیبِ جدید کا آوازہ اور روشن خیالی کا غلغلہ ہے اور انسانوں کا ایک جمِ غفیر اس آوازہ میں گم ہے، وہ جوں جوں اس کی طرف بڑھتا ہے اس کی بے چینی اور اضطراب میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے، اقبال نے بالکل بجا کہا تھا:

یہ عیش فراواں یہ حکومت یہ تجارت — دل سینۂ بے نور میں محروم تسلی

جس دل کے اندر ایمان و یقین کا نور نہیں ہوگا، اسے اطمینان و تسلی کہاں حاصل ہو سکتا ہے؟... اس لئے ایسے دور میں اسلامی علوم کے ساتھ وابستگی اور تعلق ایک بڑی نعمت ہے، وہ فضلاء جو اس سال دینی مدارس سے فراغت حاصل کر کے عملی زندگی میں قدم رکھ رہے ہیں، درج ذیل چند اُمور کا اہتمام کریں تو ان شاءاللہ ان کی آگے کی زندگی بہت کامیاب رہے گی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۱)......جیسا کہ ذکر کیا گیا سب سے اہم بات "عالم باعمل" بننا ہے، عمل کے بغیر اس علم کی کوئی اہمیت نہیں اور نہ ہی عمل کے بغیر، انسان کو اس علم کا وہ نور حاصل ہو سکتا ہے جو زندگی کی تاریک راہوں میں آدمی کے لئے مشعلِ ہدایت بنتا ہے، اس لئے سب سے زیادہ فکر عمل کی کرنی ہے، باعمل عالم بننے کے لئے کسی اللہ والے صاحبِ نسبت بزرگ کے دامن کو مضبوطی سے تھامنے کی ضرورت ہوتی ہے، ہمارے اکابر سے اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کا جتنا کام لیا، وہ محتاجِ بیان نہیں، ان میں سے ہر ایک کا یہ معمول رہا کہ دستارِ فضیلت حاصل کرنے کے بعد کسی نہ کسی اللہ والے کے دامن سے وابستہ ہوا، اپنی اصلاح اور تزکیۂ نفس کے لئے کوشاں رہا اور اس طرح علمِ ظاہر کے ساتھ ساتھ علمِ باطن کے نور سے منور ہونے کے بعد اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کے فیض کو عام کیا اور پھر ان کے چشمۂ فیض سے بے شمار خلقِ خدا کو ہدایت ملی۔

بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی یا شکایت رہتی ہے کہ جس معیار اور جن اوصاف سے متصف، اللہ والے بزرگ کی ان کو تلاش رہتی ہے، ان کو اپنے اردگرد وہ میسر نہیں آتا...... یہ بات خلافِ واقعہ ہے، یہ دنیا اللہ والوں سے کبھی خالی نہیں رہی......صرف طلبِ صادق اور جستجو کی ضرورت ہوتی ہے، آج بھی الحمد للہ مشہور لوگوں کے علاوہ ہمارے گردو پیش ایسے صاحبِ نسبت گمنام بندگانِ خدا کی کمی نہیں، جن کے تقویٰ ولِلّٰہیت، احسان وتزکیہ، پاکیزگی وطہارت اور اتباعِ سنت والی زندگی قابلِ رشک ہے، اس لئے تلاش اور طلبِ صادق سے اپنی اصلاح وتزکیہ کے لئے صاحبِ نسبت بزرگوں تک رسائی حاصل کی جا سکتی ہے، نئے فارغ ہونے والے فضلاء اس کی فکر کریں اور کسی صاحبِ نسبت بزرگ سے وابستہ ہونے کا اہتمام کریں، اس سے ان کو اپنے دینی کاموں میں تقویت ملے گی، چاروں سمت چلنے والی مسموم ہواؤں سے وہ محفوظ رہیں گے اور نظریاتی اور عملی طور پر بھٹکنے سے ان کی حفاظت رہے گی......

البتہ یہ وابستگی اسی وقت مفید رہے گی جب اخلاص کے ساتھ ہو، صرف اپنی اصلاح اور تزکیہ کی نیت سے ہو، اس میں کسی دنیوی مفاد اور مادی غرض کی آمیزش نہ ہو، تب یہ مخلصانہ وابستگی رنگ لائے گی، بعض لوگ بزرگوں کے ساتھ دنیوی اغراض کی بناء پر وابستہ رہتے ہیں، ان کو یہ فائدہ حاصل نہیں رہے گا وإنما لامرئ ما نوی......

(۲)...... یہ بات یاد رہے کہ دینی مدارس میں پڑھایا جانے والا نصاب، علومِ دینیہ میں استعداد اور صلاحیت کی ایک کنجی اور مفتاح فراہم کرتا ہے، اس لئے مطالعہ بڑھانے اور علم میں پختگی لانے کا دور فراغت کے بعد سے شروع ہوتا ہے، اگر آپ نے اس نصاب ہی کی حد تک اپنا مطالعہ محدود رکھا اور اس سے حاصل ہونے والی استعداد سے مزید فائدہ نہیں اٹھایا تو آپ کے علم میں پختگی اور مطالعے میں وسعت نہیں آئے گی اور یہ اپنے ساتھ آپ کی بڑی زیادتی ہوگی...... اس لئے اسلام کے اصل مصادر ومراجع، علمائے اسلام کی تصانیف وتالیفات اور ان کے تحریری کاوشوں کے وسیع اور گہرے مطالعہ کا زمانہ اب سے شروع ہوا ہے، اپنے علم میں گیرائی اور گہرائی لانے کے اس دور کی آپ قدر کریں، اپنے مطالعہ کو آپ بڑھائیں، مختلف علوم وفنون کا اپنے مزاج اور اپنی مصروفیات کے حساب سے مطالعہ جاری رکھیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہمارے آج کے فضلاء کی اکثریت کا ایک المیہ یہ ہے کہ وہ فارغ ہونے کے بعد آگے بڑھنے اور مزید مطالعہ کرنے اور عمل میں رسوخ پیدا کرنے کا جذبہ اور شوق نہیں رکھتی، وسائل اور حالات کتنے ہی ناسازگار کیوں نہ ہوں، انسان کا شوق وولولہ ہمیشہ فاتح اور غالب رہتا ہے، اس لئے اپنے اندر شوق وولولہ پیدا کریں، عزم بلند رکھیں اور تعلیمی نصاب سے جو صلاحیت آپ کو حاصل ہوئی ہے اس کو اپنی علمی ترقی کے لئے بروئے کار لائیں۔

(۳)......مغربی تہذیب آج کے زمانے کا بڑا فتنہ ہے جو زندگی کے ہر شعبے پر حملہ آور ہے، اباحت پسندی اور بے حیائی، اس تہذیب کے خمیر کا حصہ ہے اور اس کی جنم بھومی مغرب ہے، مغربی فلسفہ اور کلچر کا مطالعہ بھی ایک حد تک بقدرِ ضرورت ہونا چاہیے لیکن اس میں کسی قسم کی مرعوبیت نہیں آنی چاہیے۔

ہمارے بعض سطحی قسم کے فضلاء انگریزی زبان سیکھنے کے بعد جب مغربی کلچر اور لٹریچر کا مطالعہ شروع کردیتے ہیں تو بسا اوقات اس سے مرعوب ہوجاتے ہیں اور اسلاف واکابر کے ٹھیٹھ مسلک ومزاج کے حاملین کو نصیحتیں کرنے لگتے ہیں...... یہ عموماً وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی اسلامی علوم کے اندر استعداد بڑی سطحی ہوتی ہے اور کسی اللہ والے صاحبِ نسبت بزرگ کی مخلصانہ وابستگی اور صحبت سے وہ محروم ہوتے ہیں، اس لئے عموماً وہ مرعوبیت کا شکار ہوجاتے ہیں، اگر اسلامی علوم کے اندر پختہ استعداد، اپنے اکابر کے مسلک ومزاج سے محبت اور کسی صاحبِ نسبت بزرگ سے وابستگی آپ کو حاصل ہو تو اس کے نتیجہ میں حق وباطل اور صحیح وغلط ہونے کی پہچان از خود آپ کو حاصل ہوگی اور کسی تہذیب اور فلسفۂ حیات کی ظاہری کشش آپ کو مرعوب نہیں کرسکے گی۔

(۴)......دینی علوم کی تدریس وتعلیم کے ساتھ کسی نہ کسی حد تک اپنا تعلق ضرور برقرار رکھیں اگر سارا وقت آپ اسلامی علوم کی خدمت کے لئے نہیں نکال سکتے ہیں تو شب وروز کی مصروفیت میں کچھ وقت اس کے لئے ضرور نکالیں، کسی ادارے میں ایک دو گھنٹے بھی تدریس کا موقع ملے تو غنیمت ہے، اسی طرح درسِ قرآن اور درسِ حدیث کے لئے بھی مواقع نکالے جائیں، روزانہ نہ سہی، ہفتہ میں ایک دوبار کسی جگہ قرآنِ کریم اور حدیث شریف کے درس کا سلسلہ قائم ہو تو یہ بہت مفید اور مبارک رہے گا......اپنے اساتذہ اور مادرِ علمی سے تعلق بھی قائم رکھنا چاہیے کہ اس سے بھی علمی زندگی میں آپ کو ایک تازگی ملتی رہے گی۔

اللہ جل شانہ ہم سب کو اپنے دین کی مخلصانہ خدمت کے لئے قبول فرمائے۔ آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقه محمد وعلیٰ اله وصحبه أجمعین

☆......☆......☆

© rasailojaraid.com